137791 ـ خاوند نماز فجر كے ليے بيدار نہيں ہوتا كيا بيوى جماع سے رك جائے

سوال

ميں ايك ايسے شخص سے شادى شدہ ہوں جو الحمد للہ دين كا التزام كرنے والا ہے، اور اس ميں بہت خير ہے،
ليكن مشكل يہ ہے كہ اس كى نيند بہت گہرى ہے، وہ نماز فجر كے ليے آسانى سے بيدار نہيں ہوتا.
اور غالبا جب وہ جنابت كى حالت ميں ہو تو بيدار نہيں ہوتا، كيا مجھ پر كوئى گناہ تو نہيں ہے ؟
ميں يقينى طور پر جانتى ہوں كہ ميں جتنى بھى كوشش كر لوں وہ نماز كے ليے بيدار نہيں ہوتا، اور خاص كر جب سفر سے آيا ہو يا تھكا ہوا ہو، اور كيا نماز كے ليے ميں ہم بسترى سے رك سكتى ہوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب مرد اپنى بيوى كو ہم بسترى كى دعوت دے تو اسے خاوند كى اطاعت كرنا فرض ہے، كيونكہ بخارى اور مسلم نے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب آدمى اپنى بيوى كو اپنے بستر پر بلائے تو وہ انكار كر دے اور خاوند ناراض ہو كر رات بسر كرے تو صبح ہونے تك فرشتے عورت پر لعنت كرتے رہتے ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (3237) صحيح مسلم حديث نمبر (1436).

شيخ الاسلام رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب خاوند ہم بسترى كے ليے بلائے تو بيوى كو اس كى اطاعت كرنى چاہيے، كيونكہ يہ فرض اور واجب ہے...

جب وہ خاوند كى اطاعت سے انكار كرتے ہوئے ہم بسترى نہيں كرتى تو وہ نافرمان اور بد دماغ كہلائيگى، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور جن عورتوں كى نافرمانى اور بددماغى كا تمہيں ڈر ہو انہيں نصيحت كرو، اور انہيں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہيں مار كى سزا دو، پھر اگر وہ تابعدارى كريں تو ان پر كوئى راستہ تلاش نہ كرو النساء (34) انتہى

ديكھيں: الفتاوى الكبرى (3 / 145 ـ 146).

اور اگر اس کے بعد خاوند سو جائے تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اسے نماز فجر کے لیے بیدار کرے، اور اگر وہ بیدار نہیں ہوتا اور اس میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا گناہ خاوند کو ہو گا، بیوی کو کوئی گناہ نہیں.

اس لیے بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے اوپر جو حق واجب ہے اس کی ادائیگی کرے، خاوند اپنی نماز کا خود ذمہ دار ہے، اور اگر وہ اس میں کوتاہی کرتا ہے تو یہ اس کی کوتاہی شمار ہو گی بیوی کی نہیں.

فقہاء کرام نے اس مسئلہ کے برعکس مسئلہ کا حکم بیان کیا ہے جو یہاں مفید ہے:

رملی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر خاوند کو علم ہو جائے کہ جب وہ بیوی سے رات کو ہم بستری کریگا تو وہ فجر کی نماز کے لیے غسل نہیں کریگی بلکہ نماز فوت ہو جائیگی، ابن عبد السلام کہتے ہیں: اس پر بیوی سے ہم بستری حرام نہیں ہوگی، بلکہ وہ اسے نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دےگا.

اور فتاوی الاحنف میں بھی ایسے ہی ہے " انتہی

دیکھیں: حاشیۃ الرملی علی اسنی المطالب (3 / 430).

اور نوازل البرزلی میں درج ہے:

" عز الدین سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ: جس شخص کے لیے رات کے علاوہ بیوی کے قریب جانا ممکن نہ ہو، اور اگر وہ رات کو مباشرت کرے اور بیوی نے صبح تك غسل مؤخر کر دیا حتی کہ سستی کی بنا پر وقت بھی نکل گیا تو کیا خاوند کے لیے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں چاہیے اس سے نماز میں خلل بھی ہو ؟

ان کا جواب تھا:

" خاوند کے لیے رات کے وقت مباشرت کرنی جائز ہے، اور وہ بیوی کو غسل کر کے فجر کی نماز ادا کرنے کا کہےگا، اگر تو وہ اس کی اطاعت کر لے تو وہ دونوں ہی سعادتمند ہونگے لیکن اگر بیوی مخالفت کرتی ہے اور غسل نہیں کرتی تو خاوند کے ذمہ جو واجب تھا اس نے ادا کر دیا " انتہی

دیکھیں: فتاوی البرزلی (1 / 202).

حاصل یہ ہوا کہ: آپ کے لیے اپنے خاوند سے ہم بستری کرنے سے رکنا جائز نہیں، پھر آپ کو چاہیے کہ اسے نماز کے لیے بیدار کریں، اور اگر وہ نماز میں کوتاہی کرتا ہے اور وقت پر ادا نہیں کرتا تو آپ پر کوئی گناہ نہیں.

والله اعلم .